دل کی بات　　　مدیر

گاؤ آمد و خر رفت

صدر پرویز مشرف بالآخر اپنے عزیز ہم وطنوں سے خطاب کے بعد ۱۸؍اگست ۲۰۰۸ء کو ملک کی صدارت سے مستعفی ہو گئے۔ وہ تقریباً پونے نو برس امریکی اشتراک اور چودھری برادران کے کھڑاگ کے ساتھ برسرِ اقتدار رہے۔ اُن کا عہدِ اقتدار ظلم و سفاکی، وحشت و درندگی، قتل و غارت گری، بدامنی اور بداخلاقی میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ نشۂ اقتدار میں بدمست ہو کر مُکّے لہراتے رہے۔ روشن خیالی کے نام پر اہلِ صدق و صفا کو گالیاں بکتے رہے۔ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد امریکی جنگ کے نام پر قتل و غارت گری کرتے رہے۔ انھوں نے دو بار ملک کا آئین توڑا، عدلیہ کو تہس نہس کیا، چیف جسٹس آف پاکستان کو معطل کیا، اسلام آباد کی مساجد کو مسمار کیا، لال مسجد کو بلڈوز کیا، جامعہ حفصہ کی معصوم بیٹیوں پر بم برسائے اور اُن کی لاشوں کو جلایا، قرآن پاک کی بے حرمتی کی، خود بھی ناچے اور قوم کی بہو بیٹیوں اور بیٹوں کو نیکریں پہنا کر سڑکوں پر دوڑایا اور نچایا۔ ہر اخلاقی قدر کو پامال کیا، ملک کا ستیاناس کیا اور جاتے جاتے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ ایک قومی مجرم کو اس کے قومی جرائم پر گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

ادھر ملکی سیاست کے تھیلے سے نیا صدارتی ''باگڑ بلّا'' باہر آ چکا ہے۔ پیپلز پارٹی نے آصف زرداری کو صدارتی امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ کئی دنوں سے جاری ''این آر او'' (قومی مفاہمت) کے ڈرامے کا ڈراپ سین یہی ہو سکتا تھا۔ معاہدۂ لندن، معاہدہ مری، مذاکرات در مذاکرات سب دھرے کے دھرے رہ گئے۔ وکلاء کی تحریک سیاسی جغادریوں کی سان پر چڑھ کر تحلیل ہو گئی۔ مواخذے کا ٹوپی ڈرامہ ختم ہوا۔ جج بحال ہوئے نہ جامعہ حفصہ کی معصوم بیٹیوں کا قاتل پکڑا گیا۔ امریکی صدر بش کی سرپرستی میں دیسی حکمرانوں کا ''میوزیکل چیئر'' جاری ہے۔ بش نے ہمارے بے بس، بے اختیار اور بے زبان وزیر اعظم کو اس کامیاب ''رخصتی شو'' پر مبارک باد دی ہے۔ لیکن مبارک باد اور مبارک سلامت کی گرد جیسے جیسے بیٹھ رہی ہے، سوچنے اور سمجھنے والوں کے دل بھی بیٹھ رہے ہیں۔ ''گاؤ آمد و خر رفت'' کا منظر پوری طرح سامنے ہے۔ بلکہ یہاں گاؤ نہیں نرگاؤ سامنے ہے اور انجام وہی جسے انگریزی میں a bull in a china shop سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

آنے والے دن ''ڈو مور'' (Do More) کی امریکی بے تابیوں اور ان کی غلامانہ تعمیل سے پیدا ہونے والی خوفناک خرابیوں کے بڑھتے چلے جانے کے دن ہیں۔ ملک عزیز پرویزی جمہوریت کے جان لیوا جھٹکوں سے گزر چکا ہے اور زرداری جمہوریت کے ستم سہنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

چمک رہی ہیں جو عالم پناہ کی آنکھیں
سروں کی فصل ہے تیار کچھ خبر بھی ہے؟